https://ataunnabi.blogspot.com/

91

لا نبی بعدی

حضرت علامہ الحاج المفتی
فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

کتب خانہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور پاکستان
0313-8222336
0321-4716086

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش لفظ

(از)

محمد فیاض احمد اویسی رضوی
مدیر ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور

محترم قارئین ! عقیدہ ختم نبوت ہر صاحب ایمان مسلمان کو دل و جان سے زیادہ عزیز ہے۔ یہی وہ متاع عزیز ہے جس کی حفاظت کیلئے صحابہ کرام سے لیکر آج تک علماء امت صلحاء مشائخ کرام نے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ برصغیر میں انگریز کے دور اقتدار میں جب ان کے ایک پروردہ دجال قادیان مرزا غلام احمد نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ختم نبوت کا انکار کیا، متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخیاں، اصحاب و ازواج مطہرات تک کو نہ بخشا اور کفریات و الحادیات کی ترغیب و تشویق میں سرگرداں ہوا تب علماء کرام نے اس فتنے کی روک تھام کیلئے ہر ممکنہ کوشش کی ہر محاذ پر اس کی تعاقب کیا جہاں کہیں قادیانی اپنی سرگرمیاں شروع کرتے علماء دین وہاں ان کا بھرپور تعاقب کر کے ان کے مشن کو ناکام بنا دیتے تحفظ ختم نبوت کی خاطر علماء کرام اور ہر صاحب دل مسلمان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان، تاجدار گولڑہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب، امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، علامہ محمد اقبال، سید ابو الحسنات شاہ قادری، حضرت علامہ الشیخ الجامع غلام محمد محدث گھوٹوی (وائس چانسلر جامعہ عباسیہ بہاولپور) اور ان کے علاوہ سینکڑوں ہزاروں علماء کرام کی خدمات اور قربانیاں ہماری تاریخ کا زریں باب ہیں۔

اسی طرح جب پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی دو تاریخی تحریکیں چلیں 54 اور 73ء میں ان میں جہاں ایک طرف ایسے سیاسی رہنما تھے جنہوں نے قادیانیوں کو تحفظ فراہم کرنے سرکاری قوت و طاقت کا استعمال کیا وہیں ایسے خوش نصیب سیاستدان بھی تھے جنہوں نے ہر قسم کے بیرونی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا امام انقلاب حضرت مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش سے مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانی کو اقلیت قرار دیا اور پھر صدر جنرل ضیاء الحق کے دور میں بھی امتناع

قادیانیت آرڈیننس جاری ہوئے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

9 مئی 1974 کو جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر دھاوا بولا اور انہیں بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا تب پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف ایک پرزور تحریک چلی اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کا مطالبہ ہونے لگا بالآخر 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی نے اپوزیشن کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے ایک قرارداد پیش کی تھی۔ تو کافی بحث و تمحیص کے بعد اتفاق رائے سے قومی اسمبلی، سینٹ نے قادیانیوں کے تمام گروپس کو غیر مسلم قرار دیا۔

آج پھر ایک طویل عرصے سے قادیانی اپنا زہر پھیلا رہے ہیں بیرونی آقاؤں کے اشارے پر ملک پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے اور اپنے جھوٹے نبی کے خلیفہ کی پیشن گوئی (ایک نہ ایک دن پاکستان ختم ہو جائے گا اور اکھنڈ بھارت وجود میں آ جائے گا) کی تکمیل کیلئے سازشیں رچا رہے ہیں یہ قادیانی اسرائیل سے مضبوط تعلقات رکھتے ہیں ان کے آدمی اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہوتے ہیں اور یہ لوگ مختلف شاطرانہ چالوں سے بعض بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر بھی فائز ہو کر اپنا اثر و رسوخ قادیانیت اور قادیانی سازشوں کے جال کو وسعت دینے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

آج پھر وقت ہے کہ تمام اہلیان وطن مسلکی اور فروعی اختلافات میں الجھنے کے بجائے ان آستین کے سانپوں کا قلع قمع کریں۔

آج پھر حکومت وقت کی ذمہ دار ہے کہ جیسے 74ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دلوا کر ایک عظیم الشان ایمانی کارنامہ سرانجام دیا حکومت وقت قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لینا چاہیئے ان کی سرپرستی کی بجائے ملک مخالف سرگرمیوں پر انہیں کڑی سزا دینا چاہیے بڑے بڑے سرکاری عہدوں سے ہٹانا چاہیئے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو پوری طرح نافذ العمل کرنا چاہیئے۔

ہر کلمہ گو مسلمان اپنی ذمہ داری احساس کرتے ہوئے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے تحفظ کیلئے قادیانی سازشوں کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے بھرپور کوشش کریں تا کہ انگریز اور ان کے پروردہ قادیانیوں کو اندازہ ہو جائے کہ آج بھی اہل ایمان کی غیرت وجذبہ ایمانی زندہ ہے اور آج بھی امام احمد رضا خان، حضرت سید پیر مہر علی شاہ، الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمہم اللہ کے حقیقی و سچے جانشین اور محبین و مخلصین ختم نبوت کے تحفظ کیلئے تن من دھن قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

زیر نظر تصنیف ''لا نبی بعدی'' حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی ختم بنوت کے موضوع پر ایک مدلل ومحقق تحریر ہے جس میں آپ نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اللہ کے برحق آخری رسول ونبی ہیں۔ آپ کے بعد اگر کوئی مردود (ظلی، بزوری، مثلی) نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ اہل اسلام اس کا خود بھی مطالعہ کریں اور احباب کو پڑھائیں تا کہ ختم نبوت جیسے اہم ترین حساس اور بنیادی عقیدہ سے باخبر ہوں۔

اللہ تعالیٰ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے رفع درجات فرمائے اور ان کے علمی وروحانی فیضان سے ہم سب کے قلوب واذہان نور ایمان سے منور فرمائے۔

آمین بحرمت خاتم الانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

محمد فیاض احمد اویسی رضوی

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد/ بہاولپور پنجاب پاکستان

۹ رشوال المکرم ۱۴۳۷ھ/ 12-7-2016۔ شب خمیس

لا نبی بعدی

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم

وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین

امابعد! حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر ہر قسم کی نبوت اور وحی کا اختتام اور آپ کا آخری نبی ورسول ہونا اسلام کے اُن بنیادی اور بلا شک وشبہ والے مسائل اور عقائد میں سے قائم ودائم ہیں، لاکھوں علماء اُمت نے اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے واضح فرمایا بلکہ اس کو اپنے ایمان کا مسئلہ سمجھا اور اس کی راہ میں حائل مصلحت وضرورت کو برداشت نہیں کیا اور منکرین ختمِ نبوت کی طرف سے کھڑی کی گئی ہر دیوار کو گرا دینے میں کوتاہی اور سہل انگاری کا تصور بھی نہیں کیا اگرچہ اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑی۔ تحفظ ختمِ نبوت کے لئے سب سے پہلے خلیفہ اول بلا فصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جھوٹے مدعیانِ نبوت کے خلاف جہاد بالسیف کیا اور جنگ یمامہ میں سات سو صرف حفاظِ قرآن صحابہ کرام نے اپنی جانوں کا قیمتی نذرانہ پیش کرکے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا۔ فقیر اویسی غفرلہٗ جہاد بالقلم سے ختم نبوت میں اپنا حصہ ملا رہا ہے تا کہ فقیر کے لیے توشہ آخرت ہو۔

ختم نبوت کے معنیٰ ومفہوم

ختم کا معنی ہے اختتام اور مہر (Seal) یعنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ اس کے بعد نہ باہر سے کوئی چیز اندر جا سکے اور نہ اندر سے کچھ باہر نکالا جا سکے۔

نبوت کا معنی ہے نبی ہونا، لہذا ختم نبوت کا معنی ہوگا نبوت کا اختتام، سلسلہ انبیاء

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہم الصلوٰۃ والسلام کا رک جانا، ختم ہو جانا۔

عقیدہ ختم نبوت

اہل اسلام کے مسلمہ بنیادی کے عقیدہ کے مطابق ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اس جہاں میں بھیج کر بعثت انبیاء کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا (نہ ظلی' نہ بروزی نہ مثلی وغیرہم)۔ نیز شریعت مطہرہ میں عقیدہ ختم نبوت سے مراد ہے یہ اعتقاد اور یقین رکھنا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ مکمل ہو چکا ہے، اب قیامت تک کسی نئے نبی یا رسول کی ضرورت نہیں رہی۔

ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید، ایک سراپا اعجاز کتاب ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ علم وحکمت کا خزینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر دور ہر خطہ کے ہر ایک انسان کی مکمل راہنمائی کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اسلام دشمنوں کی طرف سے اسلام کی بیخ و بن کو ہلا دینے والے خطرناک طوفانوں میں بھی اس کی عظمت و وقار میں رتی بھر فرق نہ آیا، اور نہ قیامت تک آئے گا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر مسئلہ میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے، اسی طرح وہ عقیدہ ختم نبوت کو بھی بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتا ہے۔
قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی اور واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق' کذاب اور واجب القتل ہے۔

قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیاتِ مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر پختہ ایمان عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔
ویسے تو قرآنِ پاک میں سو سے زائد آیات میں معنی و مفہوم کے اعتبار سے ختم نبوت کے مسئلہ کو بیان فرمایا ہے لیکن یہاں فقیر صرف چند آیات پر اکتفا کرتا ہے:
☆مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ (پ۲۲' الاحزاب، 40)
ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پیچھے (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اور خاتم النبیین کی تفسیر خود نبی کریم ﷺ نے لا نبی بعدی کے ساتھ فرما دی، یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تفسیر نبوی کی روشنی میں تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی، جن حضرات کو نبوت و رسالت کی دولت سے نوازا گیا اور رسول و نبی کے منصب پر ان کو فائز کیا گیا ان میں سب سے آخری حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔
علامہ زرقانی شرح مواھب لدنیہ میں آیت مذکورہ کی توضیح کرتے ہوئے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ سب انبیاء اور رسل کے ختم کرنے والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** یعنی آخر النبیین جس نے انبیاء کو ختم کیا یا وہ جس پر انبیا ختم کئے گئے۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

یعنی آخر الانبیاء ہیں کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے

(تفصیل کے لیے فقیر کی تصنیف ''نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل'' کا مطالعہ کریں)۔

حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے۔ نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث تو حد تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سب سے آخری ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی کریم ﷺ قیامت تک کیلئے پوری نوع انسانی کیلئے مبعوث فرما گئے ہیں۔ خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی نبوت کا آفتاب عالم تاب قیامت تک روشن رہے گا۔ آپ ﷺ کے بعد نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش ہے۔

غلط تاویل کا جواب

کذاب غلام احمد قادیانی نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین گھڑ لیا اور ایک دوسرے شقی نے خاتم النبیین کو نبی بالذات سے بدل دیا، ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں گے۔ اگر یہ باطل تاویلیں درست مان لی جائیں تو بت پرست لا الہ الا اللہ کی تاویل یوں کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ سے مخصوص ہے یعنی

خدا کے برابر دوسرے خدا بھی ہیں، مگر وہ خدا سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے۔ یہ معنی نہیں کہ دوسرا خدا ہی نہیں اور اس کی دلیل عرب کا یہ محاورہ ہے کہ **لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار** (یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جیسا کوئی بہادر جوان نہیں اور ذو الفقار جیسی کوئی تلوار نہیں) نعوذ باللہ من ذلک تو کیا اس بت پرست کی یہ باطل تاویل سنی جائے گی؟ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ بہت سے گمراہ و بے دین مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات وشفا ہے (ملخصاً از فتاویٰ رضویہ، ج14، ص266)

○ **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی**

(پ٦۔ مائدہ٣)

ترجمہ۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ (کنز الایمان)

تفسیر

یہ آیت کریمہ نبی کریم ﷺ کے آخری حج حجۃ الوداع میں جمعہ کے دن ۹ ذوالحجہ کو میدان عرفات میں نازل ہوئی اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ جتنے دن دنیا میں رونق افروز رہے اور اس آیت کریمہ کے بعد حلت یا حرمت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔

اس میں دین کے باہمہ وجوہ کامل ہونے اور نعمت خداوندی کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا گیا ہے اور چونکہ قیامت تک کیلئے دین کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا، اس لئے یہ اعلان حضور نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو بھی شامل ہے۔

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا کہ یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کیلئے دین کو کامل فرمایا، لہٰذا امت محمدیہ نہ اور کسی دین کی محتاج ہے نہ اور کسی نبی کی اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمام جن و بشر کی طرف مبعوث فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر)

اس آیت مبارکہ سے بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ قیامت تک کیلئے تمام

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسانوں اور جنوں کیلئے رسول ہیں اور آپ کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

☆و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لمآ اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ و لتنصرنہ۔

(پ۳ آل عمران،۸۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

○قل یآیھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض، لا الہ الا ھو یحی و یمیت فاٰمنو باللہ و رسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ و کلمٰتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون

(سورہ اعراف 158/7)

ترجمہ۔تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

یہ آیت سید عالم خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی امت ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے۔حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں انہیں میں فرمایا۔

ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث فرمایا

گیا اور میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین (سورہ انبیاء 107/21)

ترجمہ۔اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

تفسیر روح البیان میں حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے۔

آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بہ جمیع مقیدات، رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ و سابقہ ولاحقہ وغیر ذلک تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو، لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔

(پ۱۸ الفرقان۱)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

☆وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیراً و نذیراً و لکن اکثر الناس لایعلمون (سورہ سبا۳۴۔۲۸)

ترجمہ۔اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں۔گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سلسلہ نبوت شروع ہوا تو اعلان ہوا:

یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیتی (الاعراف ۳۵)

ترجمہ۔ اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں میری آیتیں پڑھتے۔

اس آیت میں ایک نہیں متعدد رسولوں کے آنے کی خبر دی گئی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خاتم انبیا بنی اسرائیل ہیں، ان کی زبان مبارک سے یہ اعلان فرمایا گیا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جن کا نام نامی اور اسم گرامی احمد ہوگا (ﷺ) جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

☆: ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔

ترجمہ: اور میرے بعد ایک رسول آنے والے ہیں جن نام (مبارک) احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صرف ایک رسول کا آنا باقی تھا اور وہ ہیں محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ ﷺ ان کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک ان کے علاوہ کسی نبی و رسول کی آمد متوقع نہیں۔

قرآن کریم میں بار بار نبی کریم ﷺ سے پہلے کے انبیا کرام علیہم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے لیکن آپ کے بعد کسی رسول کے آنے کی طرف کوئی ہلکا سا اشارہ بھی نہیں کیا گیا۔

(مثلاً۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول (الانبیاء ۲۵)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی (الحج ۵۲)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے۔

وما ارسلنا قبلک من المرسلین۔ (الفرقان: ۲۰)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے۔

اس قسم کی آیات بہت ہیں المعجم المفہرس لالفاظ القرآن میں اس نوع کی آیات بتیس ذکر کی گئی ہیں۔

ظاہر ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبوت مقدر ہوتی اور ان نبیوں کے انکار سے امت کی تکفیر لازم آتی تو بحالہ وصیت وتاکید ہوتی کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی نبی آئیں گے ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کسی کا انکار کر کے ہلاک ہو جاؤ۔

پورے قرآن میں ایک بھی آیت ایسی نہیں جس میں بعد میں آنے والے کسی نبی کا تذکرہ ہو، معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

قرآن حکیم میں سو سے زیادہ آیات ایسی ہیں جو اشارۃً یا کنایۃً عقیدہ ختم نبوت کی تائید وتصدیق کرتی ہیں۔ خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی متعدد اور متواتر احادیث میں خاتم النبیین کا یہی معنی متعین فرمایا ہے۔ لہٰذا اب قیامت تک کسی قوم، ملک یا زمانہ کے لئے آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی یا رسول کی کوئی ضرورت باقی نہیں اور مشیت الٰہی نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔

ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی مکرم ﷺ نے تقریباً دو سو احادیث میں علی رؤس الاشہاد مسئلہ ختم نبوت کو بیان فرمایا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن کسی حدیث میں اس طرف اشارہ بھی نہیں فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہے گا یا یہ کہ انبیا آتے رہیں گے۔ ختم نبوت پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

☆ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی داراً فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال، مااحسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، قدیمی کتب خانہ کراچی، 248/2)

ترجمہ: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا، کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کردیے گئے۔

☆مسند احمد وصحیح ترمذی میں باوفادہ تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنها واکملها واجملها وترک فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، آفتاب عالم پریس لاہور، 301/2)

ترجمہ: انبیاء میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبیوں خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

(ف) یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث پاک میں حسی مثال سے سمجھایا کہ نبوت کے محل میں صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی جو نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پُر ہوچکی ہے اور قصر نبوت پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے، اب کسی اور نبی کی گنجائش ہی نہیں۔

☆حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھے تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی جس میں پانچویں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی:

وارسلت الی الخلق کافة۔ اللہ نے مجھے تمام مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا

چھٹی چیز۔ وختم بی النبیون۔ اللہ نے مجھے تمام نبیوں کے آخر میں بھیجا۔ اور مجھ پر سلسلہ نبوت ختم کردی۔ (رواہ مسلم فی الفضائل)

(ف نبی کریم ﷺ سلسلۂ نبوت اور رسالت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنی ختمِ نبوت کا واضح الفاظ میں اعلان فرمایا۔

☆حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ ۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الرویا، 4۔163، باب ذہبت النبوۃ، رقم 2272)

ترجمہ: اب نبوت اور رسالت کا انقطاع عمل میں آچکا ہے لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

(ف) اس واضح ارشاد کے باوجود حضرت ختمی مرتبت ﷺ کے بعد کسی بھی طور پر ظلی، بروزی، مثلی، جزوی نبی کا ماننا صریح کفر ہے، اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوجاتا ہے۔

☆انا رسول من ادرك حیا و من یولد بعدی- رواہ ابن سعد عن ابی الحسن مرفوعا

ترجمہ: میں اُس کے لیے بھی رسول ہوں جسے میں زندہ پاؤں اور اُس کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بعثت الی کل احمر و اسود (صحیح مسلم)

میں مبعوث کیا گیا ہوں تم سب کالے اور گورے کی طرف۔

☆ نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو پیچھے نگرانی کے لیے چھوڑ دیا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہم السلام کے ساتھ تھی لیکن میرے بعد کوئی نبوت نہیں (صحیح بخاری)

فائدہ

یہ حدیث مبارکہ ان پندرہ صحابہ کرام سے مروی ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت ام سلمہ، حضرت براء بن عازب، حضرت زید بن ارقم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حبشی بن جنادہ، حضرت مالک بن حسن بن حویرث، حضرت زید بن ابی اوفیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین

(ف) یاد رہے کہ حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہما السلام کے تابع تھے اور ان کی کتاب و شریعت کے پابند تھے، گویا غیر تشریعی نبی تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد ایسی نبوت کی بھی نفی فرمادی، معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی تشریعی نبی آسکتا ہے نہ غیر تشریعی۔

☆ سنن ابن ماجہ شریف میں ہے حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن باب فتنۃ الدجال، حدیث نمبر 4215)

☆ انبیاء کرام و رسل عظام کی بعثت مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ہوتی رہی، جب کوئی رسول وصال کرتے تو دوسرے رسول کی بعثت ہوجاتی لیکن حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق اور تمام کائنات کے لئے رسول بنا کر بھیجا، صحیح مسلم شریف میں ارشاد مبارک ہے:

وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

ترجمہ: میں ساری مخلوق کی طرف رسالت کی شان کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم، ج 1 کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ ص 199، حدیث نمبر (1195:)

حضور اکرم ﷺ کی رسالت ساری مخلوق کے لئے اور قیامت تک آنے والی ساری انسانیت کے لئے ہے، جب تک دنیا قائم ہے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ و السلام ہی نافذ رہے گی، کسی اور نبی کی ضرورت نہیں اور نہ کسی دوسری شریعت کی حاجت ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

☆ جب حضرت خاتم الانبیاء ﷺ پر نبوت مکمل ہوچکی ہے، آپ کی شریعت ہمیشہ کیلئے ہے تو پھر آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال و ناممکن ہے، آپ کے بعد نبوت نہیں ہوگی البتہ خلافت ہوگی جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کی سیادت و قیادت انبیاء کرام کیا کرتے تھے، جب کبھی کوئی نبی وصال کرتے ان کے جانشین دوسرے نبی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور عنقریب خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

(صحیح البخاری، ج 1، کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ص 491، حدیث نمبر 3455)

☆ کنز العمال میں حضرت نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

لِیَ النُّبُوَّۃُ وَلَکُمُ الْخِلَافَۃُ

ترجمہ: میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے لئے خلافت ہے۔

(کنز العمال، باب فضائل الصحابۃ مفصلا مرتبا علی ترتیب الحروف)

☆ نیز کنز العمال میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ

ترجمہ: میں نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل من قسم الافعال، الباب الثامن، فضل الحرمین والمسجد الاقصی)

علم غیب رسول ﷺ اور جھوٹے مدعیان نبوت

نبی کریم ﷺ نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی نہ صرف نشاندہی کر دی بلکہ ان کی تعداد بھی بیان فرما دی تھی۔

1۔ صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابو داؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہا میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انه سيكون فی امتی كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبی وانا خاتم النبيين لانبی بعدی۔

(جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، امین کمپنی دہلی، 45/2)

ترجمہ: بے شک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے

بعد کوئی نبی نہیں۔

2۔ امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

یکون فی امتی کذابون ودجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة وانی خاتم النبيين لا نبی بعدی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث 3026، مکتبہ فیصلیہ بیروت، (170/3)

ترجمہ: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ازالہ وہم

مذکورہ احادیث میں نئے نبی کی نفی کی گئی ہے۔ رسول کی نہیں، تو کیا نیا رسول آ سکتا ہے؟ جواب آنے والی حدیث میں ہے۔

3۔ احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

(جامع الترمذی، ابواب الرویا، باب ذہبت النبوۃ الخ، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی، 51/2)

ترجمہ: بے شک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے (خواہ کسی معنی (ظلی، بروزی) میں ہو وہ کافر، کاذب، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ نیز جو شخص اس کے کفر و ارتداد میں شک کرے یا اسے مومن، مجتہد یا مجدد وغیرہ مانے وہ بھی کافر و مرتد اور جہنمی ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ روئے زمین کی ہر قوم اور ہر انسانی طبقے کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید تمام آسمانی کتب کے احکام منسوخ کرنے والی اور آئندہ کے لیے تمام معاملات کے احکام وقوانین میں جامع ومانع ہے۔قرآن کریم تکمیل دین کا اعلان کرتا ہے۔گویا انسانیت اپنی معراج کو پہنچ چکی ہے اور قرآن کریم انتہائی عروج پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔اس کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہے، نہ کسی نئے نبی کی حاجت۔چنانچہ امت محمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔انسانیت کے سفرِ حیات میں وہ منزل آ پہنچی ہے کہ جب اس کا ذہن بالغ ہو گیا ہے اور اسے وہ مکمل ترین ضابطۂ حیات دے دیا گیا، جس کے بعد اب اسے نہ کسی قانون کی احتیاج باقی رہی نہ کسی نئے پیغامبر کی تلاش۔

قرآن وسنت کی روشنی میں ختم نبوت کا انکار محال ہے۔اور یہ ایسا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ خود عہد رسالت میں مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق بھی کی تو اس کے جھوٹا ہونے میں ذرا بھی تامل نہ کیا گیا۔اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں صحابہ کرام نے جنگ کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔اس کے بعد بھی جب اور جہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، امت مسلمہ نے متفقہ طور پر اسے جھوٹا قرار دیا اور اس کا قلع قمع کرنے میں ہر ممکن کوشش کی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ سے متعلق ختم نبوت کا یہ عقیدہ کہ آپ ہی آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ورسول آنے والا نہیں ہے۔اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، جو قرآن مجید اور احادیث شریفہ کے عبارت النص اور اجماع امت سے ثابت ہے، جس کا انکار کرنا یا اس میں کسی قسم کی کوئی تاویل کرنا صریح کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سرکار دوعالم حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیاء والمرسلین کے منصب عظیم پر فائز فرمایا ہے۔

جھوٹے نبیوں کا انجام

اسلام میں جھوٹ کا تصور نہیں تو جھوٹی نبوت کا وجود کہاں؟ نبی کریم ﷺ نے منکرینِ ختم نبوت کی نہایت سخت تردید فرمائی اور نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کو دجال اور کذاب کہا۔آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ کے آخر میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا تھا۔اسود عنسی تو حضرت فیروز ویلمی کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔جب حضور ﷺ کو مرضِ وصال میں اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فیروز کامیاب ہو گیا اور مسیلمہ کذاب خلافت صدیقی میں اپنے رفقاء سمیت جہنم واصل ہوا۔صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے خلاف ہوا۔صحابہ کرام نے مسیلمہ کذاب سے دلیل نہیں پوچھی بلکہ ختم نبوت جیسے قطعی عقیدہ سے انحراف کی بناء پر اس سے جہاد کیا اور اس فتنہ کو صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا۔ خلیفہ عبد الملک کے دور میں ایک شخص حارث نامی نے دعویٰ نبوت کیا تو خلیفہ مذکور نے صحابہ وتابعین کے فتویٰ کے مطابق اس کو قتل کر کے سولی چڑھایا۔مرزا قادیانی کا ایک چیلہ نعمت اللہ قادیانی، غازی امان اللہ خان مرحوم کے دور میں قادیانیت پھیلانے کے لیے افغانستان گیا تو وہاں کی اسلامی عدالت کے فیصلہ کے مطابق اس کو سرِ عام سنگسار کیا گیا۔

غرض مسیلمہ کذاب سے مسیلمہ پنجاب تک کی تاریخ کا حاصل یہی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں ایسے لوگ ہمیشہ ناکام ہوئے۔مسلم حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کا محاسبہ واستیصال کریں۔نیز تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں،

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منکر ختم نبوت کسی رواداری کا مستحق نہیں

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارِ مکہ کے تجارتی قافلوں کے راستے بند کروائے تھے نیز جب مسیلمہ کذاب نے درخواست کی تھی کہ آپ آدھی حکومت مجھے دے دیں تو آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ میں تجھے یہ چھڑی بھی نہ دوں۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ رسول کریم جنہوں نے ایک ایک مجلس میں سینکڑوں بکریاں، اونٹ اور ہزاروں درہم و دینایوں لٹائے کہ دنیا عش عش کر اٹھی، وہ منکرینِ ختم نبوت سے کیا معاملہ فرما رہے ہیں؟ اس میں مسلمانوں کے لیے کون سا اشارہ ہے؟ یہی کہ عقیدہ ختم نبوت کے منکرین قطعاً و یقیناً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان سے تعلقات ناجائز ہیں۔

اجماعِ اُمت

☆ سراج الامہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۸۰ ہجری تا ۱۵۰ ہجری) کے زمانے میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کر دیا اور کہا کہ میں اس کا ثبوت بھی دے سکتا ہوں حضرت امام اعظم نے لوگوں کو سمجھایا جو بھی اس سے ثبوت یا معجزہ طلب کرے گا وہ مرتد ہو جائے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(امام اعظم ابوحنیفہ۔ ابن احمد المکی۔ جلد اول ص ۱۶۱ مطبع حیدر آباد ہندوستان ۱۳۲۱ ہجری)

فائدہ

حضرت امام اعظم کے اس رویہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ ایسے مدعیان نبوت سے نزدیکی بھی نہیں اختیار کرنا چاہیے۔ لہٰذا منکرین ختم نبوت مزائیوں، قادینوں وغیرہم کے کسی پروگرام یا بیٹھک میں شرکت کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

☆ علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴ ہجری) اپنی مشہور و معروف تفسیر میں اس آیت **لکن رسول الله و خاتم النبیین** کے ذیل فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی۔ اب دروازہ نبوت قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھلے گا۔

(تفسیر طبری ج ۲۲)

☆ امام طحاوی (۲۳۹ ھ) اپنی کتاب عقیدہ سلفیہ میں امام ابوحنیفہ اور امام یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم جیسے قدیم بزرگوں کے عقائد کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بہت ہی محترم و مقدس بندے ہیں۔ متقین کے امام، اللہ کے رسولوں کے سردار، اور اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں۔ ان کے بعد ہر دعویٰ نبوت ایک کھلی گمراہی ہے اور خود پرستی قرار پائے گا۔

(شرح طحاویہ فی عقیدۃ السلفیہ۔ طبع دار المعارف مصر)

☆ علامہ ابن حزم اندلسی (۳۸۴ ھ) لکھتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نزول وحی تمام ہو گیا۔ کیونکہ وحی کا نزول صرف انبیاء پر ہوا کرتا تھا جب کہ خداوند تعالیٰ نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان کسی کے باپ نہیں مگر خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں) لہٰذا اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول ہی۔ (المحلہ۔ جلد اول)

☆ حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ (۴۵۰ ھ تا ۵۰۵ ھ) فرماتے ہیں: اگر اجماع سے روگردانی کے حق کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے کافی فضولیات کے لئے دروازہ کھل جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی کے لئے نبوت کا حصول ممکن ہے تو ہمیں اسے کافر کہنے میں ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ اس کے برخلاف اگر کوئی اسے کافر کہنے میں ہچکچائے یا ایسا کہنا اس کے مطابق گناہ ہو تو اسے اپنا موقف ثابت کرنا ہوگا۔ کیونکہ ختم نبوت ایک مسلمہ عقیدہ۔ منکر ختم نبوت ان واضح اور آشکار حق جملوں کی کیا تاویل کریں گے۔ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں یا خاتم النبیین نبیوں

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سے آخری ہوں۔ بہت غور وفکر کے بعد یہ حضرات کہتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا مگر باب رسالت کھلا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کوئی نبی نہیں آئے گا مگر رسول آ سکتا ہے اب ان سے کون کہے کہ نبی کے لئے رسول ہونا ضروری نہیں مگر رسول کے لئے نبی ہونا ناگزیر ہے۔ لہٰذا نبوت وہ بنیاد ہے جس پر رسالت کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ جب بنیاد ہی نہ ہوگی تو عمارت کہاں خلاء میں بنے گی ساری اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ محمد ﷺ کے اس قول پر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ساری اُمت کا اس بات پر اجتماع ہے اس قول رسول کہ اس کے علاوہ کوئی اور معنی نہیں ہو سکتے۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۱۴ طبع مصر)

☆ محی السنہ علامہ بغوی (متوفی ۵۱۰ ہجری) اپنی تفسیر معالم التنزیل، میں لکھتے ہیں: اللہ نے محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔ لہٰذا آپ آخری نبی ہیں۔ ابن عباس اقرار کرتے ہیں کہ اللہ نے اس آیت میں اعلان کر دیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(جلد ۲۔ ص ۲۱۵)

☆ صاحب الشفاء حضرت قاضی عیاض (المتوفی ۵۴۴ ہجری) لکھتے ہیں جو کوئی دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ ان فلاسفہ اور صوفیاء کے نظریے کی تائید کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ تزکیہ نفس کے ذریعہ حصول نبوت ممکن ہے۔ اس طرح ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت نہیں کرتا مگر دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے، ایسے تمام افراد مرتد و کافر اور منکران ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ کیونکہ آپ نے صاف اور واضح لفظوں میں اللہ کا یہ پیغام لوگوں تک پہنچایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا انھوں نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ سلسلہء نبوت آپ کی ذات پر تمام ہو گیا اور اس پر مہر اختتام لگا دی گئی ہے اور آپ کو تمام کائنات کے لئے نبی اور رسول بنا کر مبعوث کیا گیا تمام امت کا اس پر اجماع کہ آنحضرت کے ان صاف، واضح، آشکار حق الفاظ سے سوائے

ختم نبوت حضرت محمد ﷺ کے اور کوئی معنی نہیں نکلتے ہیں لہٰذا ان کی کوئی اور تاویل ممکن و مناسب نہیں۔ ان معتبر ترین واضح نصوص کی موجودگی میں جب کہ اس پر امت کا اجماع بھی ہو چکا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان منکران ختم سے محمد ﷺ کی مراد یہ تھی کہ میرے بعد نہ کوئی نبی آئے اور نہ کوئی رسول آئے گا۔ منکرین ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرقے وجود میں آئے ہیں اور تمام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(الشفاء جلد ۲)

☆ علامہ شہرستانی (مدنی ۵۴۸ ہجری) اپنی معرکتہ الآراء تصنیف، الملل والنحل میں رقم طراز ہیں اور اس طرح وہ شخص جو یہ کہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی اور آ سکتا ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ایسا شخص کافر ہے۔ (جلد ۳۔ ص ۲۴۹)

☆ امام فخر الدین رازی (۵۴۳ ہجری ۶۰۶ ہجری) اپنی مشہور تفسیر کبیر میں خاتم النبیین کی شرح میں فرماتے ہیں اگر کوئی ایسا نبی ہو جو آخری نہ ہو تو اسکے لئے ممکن ہے کہ وہ کچھ احکام یا کار نبوت کچھ ذمہ داریوں کو ادھورا چھوڑ دے تا کہ آنے والا نبی ان معاملات کو مکمل کرے۔ لیکن وہ نبی جو آخری ہو اور اسے پتہ ہو کہ اب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے گا اور اپنی قوم کو مکمل اور واضح ہدایت عطا کرے گا کیونکہ وہ ایک ایسے مہربان باپ کی طرح ہوتا ہے کہ جسے معلوم ہے کہ اس کے بعد اس کے بیٹوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (تفسیر کبیر جلد ۶)

☆ علامہ بیضاوی (المتوفی ۶۸۵ ہجری) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں دوسرے لفظوں میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں آپ کی ذات پر سلسلہ نبوت تمام ہوا اور اس پر مہر اختتام لگا دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں ظاہر ہونے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر حرف نہیں آتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی شریعت کے پیروی کی حیثیت سے ظاہر ہوں گے۔ (تفسیر انوار التنزیل جلد ۴)

☆ علامہ حفیظ الدین النسفی (متوفی ۷۱۰ ہجری) اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھتے ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات وہ اعلیٰ صفات ہے کہ اس پر سلسلہ نبوت تمام ہوا۔ دوسرے لفظوں میں وہ آخری نبی ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ کے بعد کسی کو بھی نبوت عطا نہیں کریگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو نبوت پہلے عطا ہوئی تھی اور جب وہ ظاہر بھی ہوں گے تو شریعت محمد کے پیرو اور مومنین میں سے ایک ہوں گے۔

☆ علامہ علاؤالدین بغدادی (متوفی ۷۲۵ ہجری) اپنی تفسیر خازن میں فرماتے ہیں خاتم النبیین یعنی خدا نے ان پر نبوت کو ختم کر دیا۔ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں نہ ہی کوئی ان کی نبوت عظمیٰ میں شریک ہے۔ وکان اللہ بکل شیءٍ علیما۔ اللہ جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

☆ حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۹۱ ہجری) اپنی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں خدا اس بات سے آگاہ کہ اب کوئی نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نہ ہوگا، اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو شریعت محمدی کی پیروی کریں گے۔

☆ علامہ ابن نجیم (متوفی ۹۷۰ ہجری) اپنی کتاب جو کہ فقہ کی عظیم تصانیف میں سے ایک ہے، فرماتے ہیں جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔ کیونکہ آپ کی ختم نبوت اسلام کے ایسے بنیادی عقائد و اصول میں سے ہیں جس پر اعتقاد رکھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ (الاشباہ والنظائر۔ کتاب التفسیر۔ باب الردۃ)

☆ حضرت علامہ ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۶ ہجری) اپنی تفسیر، فقہ اکبر میں لکھتے ہیں: اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنا اور اس پر یقین رکھنا صریح کفر کے مترادف ہے۔

☆ حضرت الشیخ اسماعیل حقی (متوفی ۱۱۳۷ ہجری) اپنی تفسیر روح البیان میں اس آیت کی شرح میں لکھتے ہیں امام عاصم، خاتم کو "ت" پر زبر کے ساتھ پڑھتے تھے جس کا مطلب ہوا مہر یا نشان لگانے کا آلہ پرنٹر مشین کی طرح جو پرنٹ کرتی۔ اس کا مطلب ہوا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں اور خدا نے آپ پر نبوت کو تمام کر

دیا اور مہر اختتام لگا دی۔ فارسی میں اسے مہر پیغمبران کہا جائے گا۔ جس کے معنی ہوں گے نبیوں کی مہر یعنی نبوت کا سلسلہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر تمام ہوا اور اس پر مہر اختتام لگا دی گئی۔ کچھ دوسرے قاریان خاتم پڑھتے ہیں ت کے نیچے زیر دے کر جس کے معنی ہوئے محمد وہ ہیں جنھوں نے دروازہ نبوت کو مقفل کر دیا اور اس پر مہر اختتام لگا دی۔ فارسی میں اسے مہر کنندۂ پیغمبران کہا جائے گا۔ نبیوں پر اختتام لگانے والا لہٰذا دونوں طریقوں سے لفظ خاتم ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے سلسلۂ نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر ہر زمانے کے لئے مہر اختتام لگا دی۔ حضرت عیسیٰ کا آخری زمانے میں ظہور، خاتمیت حضرت محمد ﷺ کے منافی نہیں۔ خاتم النبیین سے صاف ظاہر ہے کہ اب کسی اور کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت کافی پہلے عطا ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ جب وہ ظاہر ہوں گے تو شریعت محمدی کی پیروی کریں گے، وہ قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مومنوں میں سے ہوں گے وہ نہ ہی وحی موصول کریں گے اور نہ ہی کوئی نئے احکام صادر کریں گے بلکہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیرو کی حیثیت سے ہوں گے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا، کیونکہ خدا نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین، اور محمد مصطفیٰ ﷺ نے صاف تصریح کر دی ہے کہ "لا نبی بعدی" یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ لہٰذا اب اگر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو وہ مرتد کیونکہ اس نے دین کے بنیادی اصول سے انکار کیا ہے۔ اس طرح وہ شخص بھی کافر قرار دیا جائے گا جو رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت نبوت کے متعلق کسی قسم کا شک وشبہ رکھتا ہو جیسا کہ ہمارے مذکورہ بالا بیان سے حق و باطل صاف آشکار ہو گئے لہٰذا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد ہر دعوی نبوت جھوٹا اور بے بنیاد ہوگا۔

☆ بارہویں صدی ہجری میں، اورنگ زیب کے زمانے میں اس کے حکم سے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوستان کے جید علماء نے ایک کتاب مرتب کی تھی جو کہ فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہوئی، اس میں درج ہے کہ: جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آخری نبی نہ مانے، وہ مسلمان نہیں اور شخص دعویٰ نبوت ورسالت کرے تو وہ مرتد قرار دیا جائے گا۔

(فتاویٰ عالمگیر جلد ۲)

☆ علامہ مفسر قرآن حضرت علامہ محمود آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ۔ ہجری) اپنی تفسیر ''روح المعانی'' میں فرماتے ہیں لفظ نبی مشترک ہے مگر لفظ رسول کی ایک خاص اہمیت ہے۔ لہٰذا جب آنحضرت کو نبیوں کی مہر کا اختتام کہا جاتا ہے تو لامحالہ اس کا مطلب رسولوں کی مہر اختتام ہی ہوا ہے۔ (جلد ۲۲) جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد اب کسی پر وحی نازل ہوتی ہے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا۔ مسلمانوں کے درمیان اس کے متعلق کوئی دو رائے نہیں ہے۔ (ج ۲۲) خدا کی کتاب میں خاتمیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بالکل واضح اور آشکارہ ہے۔ سنت سے اس کی کھلی نشاندہی ہوئی ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ لہٰذا جو کوئی اس کے خلاف اختلافی دعویٰ کرے گا وہ مرتد قرار دیا جائے گا۔ (روح المعانی ج ۲۲)

خلاصہ کلام

ان تمام دلائل کے بعد فقیر قارئین کی دقیق نظروں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ جتنے بھی دعوائے نبوت کرنے والے گزرے ہیں چاہے وہ غلام احمد قادیانی ہو یا کوئی بدبخت ان سب کی کتابوں میں صاف طور سے اس قسم کے جملے ملیں گے کہ فلاں نے اپنے آپ کو نبی کہلوایا۔ یا یٔنبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جو خود قبولیت کی محتاج ہے جب کہ انبیاء کرام صرف اعلان کیا کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو منوانے پر زور نہیں دیتے تھے بلکہ ایک اللہ کی طرف بلانے پر زور دیتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ جھوٹے دعویداران نبوت میں اعلان نبوت کے جملے میں خود پسندی، انا جھلکتی نظر آتی ہے جب

کہ سچے نبی یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انی عبد اللہ آتانی الکتاب و جعلنی نبیـــا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ کتاب لے کر آیا ہوں اور اس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قولو ا لا الہ الا اللہ تفلحو ا اے لوگو! کہو نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور فلاح پانے والوں میں شمار ہو جاوء۔ یہی نہیں تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ سچے نبیوں کو جھٹلانے والی قومیں تباہ و برباد ہو گئیں لیکن ان نبیوں پر ایمان لانا آج بھی ہر مسلمان کے ایمان کی شرط ہے۔ اور جھوٹے نبیوں کو جھٹلانے والے آج بھی موجود ہیں اور وہ خود جہنم کے عذاب کا مزہ چکھ رہے ہوں گے۔ بہر حال ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جھوٹے دعویداران نبوت کا تا حد امکان قولی و فعلی انکار کرے تا کہ قیامت میں نبی کریم ﷺ کو منہ دکھا سکے۔ اور شفاعت کے حقدار بن سکیں۔

جھوٹے نبی اور اسلام دشمن قوتیں

یہ بات تعجب خیز ہے کہ یہود و نصاریٰ نے سب سے پہلے اسلام کے خلاف جو سازش رچی وہ تھی عقیدۂ ختم نبوت پر کاری ضرب؛ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال باکمال کے بعد جن پانچ افراد نے نبوت کا جھوٹے دعوے کیے، الاستاذ جمیل مصری کی تحقیق کے مطابق ان سب کے یہود و نصاریٰ کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ تاریخ کے مستند حوالوں سے اپنی تحقیقی کتاب'' اثر اھل الکتاب فی الحروب والفتن الداخلیة فی القرن الاول'' میں ثابت کیا ہے۔ دوسری جانب حضرات صحابہ کرام نے بھی اس کو گویا بھانپ لیا، خاص طور پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور آپ نے اینقص الدین وانا حی کا تاریخی جملہ کہہ کر صحابہ کرام کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت خوب اچھی طرح سمجھیں اور تاریخ کے رُخ پھیر دینے والے اس فتنے کی سرکوبی کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ الحمدللہ! اللہ کے فضل وکرم سے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے صحابہ کرام نے اس بات پر

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجماع کرلیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کو تحفظ فراہم کیا جائے، نبوت کے دعویداروں کو کافر قرار دیا جائے اور ان کے خلاف جہاد فرض گردانا جائے، اس طرح یہ صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوگیا کہ ختم نبوت کا تحفظ ایک اہم ترین فریضہ ہے اور دعویٔ نبوت کرنے والا کافر ہے، اس سے جہاد فرض ہے۔

بس پھر کیا تھا، اس عقیدے کے تحفظ کی خاطر مدینہ منورہ سے گیارہ لشکر ان جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر میدان کارزار میں کود پڑتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال سے بھی کم عرصہ میں یا تو کذاب (جھوٹے مدعیان نبوت) اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں، یا توبہ وانابت کرکے دوبارہ اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں:

قائدین	جہت
۱)۔خالد بن سعید بن عاص	مشاف بلاد شام
۲)۔عمرو بن العاص	دومۃ الجندل
۳)۔خالد بن ولید	بُزاخہ، البطاح، یمامہ
۴)۔عکرمہ بن ابی جہل	یمامہ، عمان ومہرہ، حضرت موت، یمن
۵)۔شرحبیل بن حسنہ	یمامہ، حضرت موت
۶)۔علاء ابن الحضرمی	بحرین، دارین
۷)۔حذیفہ بن محض الغلفانی	عمان
۸)۔عرفجہ ابن ہرثمہ البارقی	عمان، مہرہ، حضرموت، یمن
۹)۔طریفہ بن حاجز	شرق حجاز، بنوسلیم کی طرف
۱۰)۔مہاجر بن ابی اُمیہ	یمن، کندہ، حضرموت
۱۱)۔سوید ابن مقرن الذنی	تہامۃ الیمن

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَوْ لَا اَنَّ ابا بکرٍ استُخْلِفَ مَا عُبِدَ اللّٰہ

اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے بعد خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

(رواہ البیہقی بحوالہ ازالۃ الخفاء ج اول)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ قُمْنا بعدَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ علیہ وسلم مقاماً کِدنَا نُھلَکُ فیہ لَوْلَا اَنَّ اللّٰہ مَنَّ علینا بابی بکر اجْمَعْنا علی انْ لا نقاتلَ علی ابنۃ مخاض وابنۃ لبون وان ناکل قریٰ عربیۃ ونَعْبُدَ اللّٰہَ حتی یاتینا الیقینُ نَعْزِمُ اللّٰہُ لابی بکر علی قِتالِھم۔ (التاریخ الکامل لابن اثیر، ج ۲)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ہم ہلاکت خیز حالات سے دوچار ہوگئے تھے؛ مگر اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جیسی بصیرت افروز) شخصیت کے ذریعہ ہم پر احسان عظیم کیا، ہم لوگ (یعنی جماعت صحابہ) یہ طے کرچکے تھے کہ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ قتال نہیں کریں گے اور جو کچھ تھوڑا بہت رزق میسر آئے گا اس پر اکتفا کریں گے اور اس طرح موت تک اللہ کی عبادت کرتے رہیں گے؛ مگر اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مانعین کے ساتھ قتال کا پختہ حوصلہ دیا۔

آج پھر مسلمانوں کی گمراہیوں کو دیکھ کر دل سے صدا آتی ہے رِدَّۃٌ ولا ابا بکرٍ لھا کہ ارتداد ایک بار پھر زوردار سر اٹھایا ہے؛ مگر افسوس اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا حوصلہ نہیں، ان جیسی حمیت وغیرت نہیں، اس موضوع پر فقیر اویسی غفرلہٗ کی مستقل تصنیف ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعتاً بالکل درست ہے جیسی فکری یلغار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں تھی آج بھی ویسی ہی کیفیت ہے، تب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے؛ مگر آج کوئی ابوبکر تو کیا ان کا عشر عشیر بھی نہیں، اللہ ہی مدد اور حفاظت فرمائے۔

ختم نبوت اور علمائے اہل سنت

علمائے اہلسنّت (جنہوں نے ہر دور میں اعلائے کلمتہ الحق کا فریضہ انجام دیا ہے اور تاریخ کے ہر موڑ پر اسلام اور ہادیِ اسلام ﷺ کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کی سرکوبی کی ہے) نے ختمِ نبوت کے منکرین کا سخت رد کر کے ان کے سر اٹھانے سے پہلے ہی انہیں کچل دیا ہے۔ چنانچہ ہمیشہ کی طرح اس فتنہء قادیانیت کی سرکوبی کے لیے بھی ان کا کردار روزِ اول سے بہت شاندار رہا ہے۔ تقریباً برِ صغیر پاک و ہند بنگلہ دیش کے سو (100) سے زیادہ علمائے اہلسنّت نے اس قلمی جہاد میں حصہ لیا، ان سب کے سرخیل امام احمد رضا محدثِ بریلوی قدس سرہ العزیز ہیں، لیکن قادیانیت کے خصوصی رد کے حوالے سے دو شخصیات کی تصانیف اور فتاویٰ نے سب سے زیادہ شہرت پائی، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

1) اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی حنفی بریلوی۔

2) حضرت پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمہما اللہ تعالیٰ۔

برِ صغیر پاک و ہند بنگلہ دیش میں امام احمد رضا محدثِ بریلوی علیہ الرحمۃ کا غالباً وہ پہلا علمی خانوادہ ہے جہاں سے منکرینِ ختم نبوت اور قادیانیت کا سب سے پہلے رد کیا گیا۔ امام احمد رضا محدثِ بریلوی (1272ھ 1856ء تا 1340ھ/ 1921ء) چودھویں صدی ہجری کے ایک یگانہء روزگار عالمِ دین، عرب و عجم کے مرجعِ فتاویٰ جن کے پاس بلادِ عرب و عجم، افریقہ، چین، امریکہ اور یورپ سے بہ یک وقت پانچ پانچ سو استفتا مسائلِ دینیہ و جدیدہ کی دریافت کے لیے آتے تھے۔ وہ اپنی جرأتِ ایمانی اور

اظہار و اعلائے کلمۃ الحق کے اعتبار سے لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِم کے صحیح مصداق تھے۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی عقائدِ اسلامیہ کا پہرہ دیتے گزاری، ان کا قلم غیرتِ ایمانی کا علم بردار، عشقِ نبیِ اُمی ﷺ کا ترجمان اور اُس دور کے تمام دینی اور اعتقادی فتنوں کا سختی سے محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔

امام احمد رضا محدثِ بریلوی قادیانیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

قادیانی مرتد منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمہء اسلام بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے، ضروریاتِ دین میں سے کسی شئی کا منکر ہے۔ قادیانی کے پیچھے نماز باطلِ محض، قادیانی کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ قادیانی مرتد ہے۔ اس کا ذبیحہ محض نجس و مردار، حرامِ قطعی ہے، مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو احکام شریعت، حصہ اول، مصنفہ امام احمد رضا)

آپ کے مجموعہ فتاویٰ رضویہ میں بھی متعدد فتاویٰ قادیانیت کے رد میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ محدثِ بریلوی قدس سرہ نے قادیانیت/مرزائیت کے رد میں متعدد مستقل رسائل بھی تحریر فرمائے جن کے اسما یہ ہیں:

1)۔ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ
2)۔ المبین ختم النبیین
3)۔ قہر الدیان علی مرتد بقادیان
4)۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
5)۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی
6)۔ حاشیہ المعتقد المنتقد علی المعتمد المستند

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے حوالہ ہم سب کو کردار ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ......

آمین! بحرمت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقط ...... مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان

Scanned by CamScanner

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari